الجواب حامدًا ومصلیًا

۱...... جو شخص داڑھی کاٹتا ہے، وہ چونکہ فاسق معلن (کھلا) ہے، اس لئے اس کو سلام میں پہل کرنا مکروہ ہے۔

قوله وكذا يخص منه الفاسق أي لو معلنا وإلا فلا يكره كما سيذكره (رد المحتار، الحظر والاباحة)

۲...... جی ہاں درست ہے، اور قاضی اس کی شہادت کو قبول بھی کرسکتا ہے، بشرطیکہ قاضی کو یہ معلوم ہو کہ یہ شخص سچ بولتا ہے۔

قوله: وقيده أي قيد قبول شهادة الفاسق المفهوم من قابل اهـ ح وعبارة الدرر حتى لو قبلها القاضي وحكم بها كان آثما لكنه ينفذ وفي الفتاوى القاعدية هذا إذا غلب على ظنه صدقه وهو مما يحفظ اهـ.

قلت: والظاهر أنه لا يأثم أيضا لحصول التبين المأمور به في النص تأمل قال ط: فإن لم يغلب على ظن القاضي صدقه بأن غلب كذبه عنده أو تساويا فلا يقبلها أي لا يصح قبولها أصلا هذا ما يعطيه المقام اهـ. (الشامية، كتاب القضاء)

۳...... یہ عمل درست نہیں، کیونکہ دوسری وجوہات کے علاوہ سعودیہ کا مطلع پاکستان سے مختلف ہونا مشاہدہ سے ثابت ہو چکا ہے۔

۴...... اجتہادی مسائل میں دو رائے یا اس سے بھی زیادہ آراء ہو سکتی ہیں، اور ایسے مسائل میں اگر علماء مل بیٹھ کر ایک رائے پر متفق ہو سکیں، تو اچھی بات ہے، ورنہ متحد ہونا شرعاً کوئی ضروری نہیں۔

۵...... یکمشت داڑھی باجماع واجب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عصمت اللہ عصمہ اللہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی ۱۴

۲۹ شوال المکرم ۱۴۳۲ھ

۲۸ ستمبر ۲۰۱۱ء

الجواب صحیح

مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

۲-۱۱-۱۴۳۲ھ

دارالافتاء ۵۶/۱۲۸۸

مفتی

Scanned by CamScanner